REGD. No. L. 5256

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ خلیفہ مفیدہ

الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ ۲۶ شعبان ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۴ تبلیغ ۱۳۳۹ہش ۲۴ فروری ۱۹۶۰ء | نمبر ۴۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۳ فروری بوقت ۱۰½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند بھی آگئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔ احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں فرماتے رہیں۔

خاکسار: (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل بخیریت قادیان واپس پہنچ گئے

قادیان ۲۲ فروری۔ بذریعہ تار آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان ربوہ سے لاہور ہوتے ہوئے بخیر و عافیت قادیان واپس پہنچ گئے ہیں الحمد للہ

زرعی مسائل حل کرنے کیلئے بین الاقوامی تنظیم قائم کرنیکی سفارش

آبپاشی کے سیمینار میں وزیر زراعت جنرل اعظم خاں کی تقریر

لاہور ۲۳ فروری۔ لفٹیننٹ جنرل اعظم خاں وزیر خوراک و زراعت نے تجویز پیش کی ہے کہ آبپاشی کے متعلق مشرق بعید اور جنوب مشرقی ایشیا کے سیمینار نے جو سفارشات کی ہیں۔ ان پر عمل کرنے کے لئے ایک مستقل تنظیم قائم کر دی جائے۔ جنرل اعظم خان نے سیمینار کے ساتویں دن تقریر کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ مشرق بعید اور جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں کو زراعت اور آبپاشی کے بارے میں قریب قریب ایک جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ آپ نے سیمینار کے ارکان کو مشورہ دیا۔ کہ وہ سیم تھور اور فی ایکڑ پیداوار جیسے مسئلوں کو حل کرنے کے لئے ایک بین الاقوامی تنظیم قائم کریں۔ آپ نے آبپاشی کے ماہروں سے اپیل کی۔ کہ وہ آگے بڑھیں اور نظام آبپاشی۔ سیلابوں۔ نہروں میں جمع شدہ مٹی سیم تھور اور کم پیداوار کے مسائل حل کرنے میں پاکستان کی امداد کریں۔

آپ نے نمائندوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا آج پاکستان میں جو واقعات عمل میں آ رہے ہیں ہو سکتا ہے کل آپ کے ملکوں کو بھی ان کا سامنا کرنا پڑے۔ اس لئے بہتر ہے کہ ان مسائل پر سنجیدگی سے غور کیا جائے۔ اور انہیں حل کرنے کے لئے کوئی بین الاقوامی تنظیم قائم کر دی جائے۔

بیس ہزار ٹن ٹوٹا چاول عام استعمال کیلئے میسر آسکے گا

ٹوٹا چاول کے کاروبار اور نقل و حمل کی اجازت دے دی گئی

لاہور ۲۲ فروری۔ حکومت نے چاول کے تسلیم شدہ تاجروں کو گجرات۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ شیخوپورہ اور جڑانوالہ سے بعض دوسرے علاقوں میں ٹوٹا چاول لانے کی اجازت دے دی ہے خیال ہے کہ اس طرح ملک میں استعمال کے لئے بیس ہزار ٹن ٹوٹا چاول میسر آسکے گا۔ آئندہ تاجر باسمتی کی جو مقدار برآمدی تاجروں کی وساطت سے یا براہ راست برآمد کرنے کے لئے کراچی بھیجیں گے اس کے پچیس فیصد کے برابر ٹوٹا ملک کے اندرونی استعمال کے لئے مخصوص کر سکیں گے۔ اسی طرح یہ تاجر برآمد کے لئے پرمل اور بیگمی کی جو مقدار کراچی بھیجیں گے اس کے بیس فیصد حصے کے برابر ٹوٹا ملک کے داخلی استعمال کے لئے مختص کر سکیں گے۔ حکومت مختلف علاقوں کے لئے چاول کی اچھی قسم کے ٹوٹے کے کوٹے کا اعلان کر دیگی۔

وزیر تعلیم نوجوانوں کے اجتماع کا افتتاح کریں گے

لاہور ۲۳ فروری۔ مختیر تعلیم مسٹر حبیب الرحمٰن ۲۵ فروری کو سینٹ ہال میں پاکستان نیشنل کونسل کی دوسری جنرل اسمبلی کا افتتاح کریں گے۔

— کشتی رانی کے یونیورسٹی ٹورنامنٹ میں —

تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم امسال بھی چیمپئن قرار پائی

گزشتہ گیارہ سال سے ہمارا کالج اس اعزاز کا حامل چلا آرہا ہے

یہ خبر خوشی اور مسرت سے سنی جائے گی کہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ٹیم امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کشتی رانی کے یونیورسٹی ٹورنامنٹ میں چیمپئن قرار پائی ہے۔ اس طرح ہمارا کالج اس خصوصی اعزاز کو برقرار رکھنے میں کامیاب رہا ہے۔ جو اسے مسلسل گیارہ سال سے حاصل چلا آرہا ہے۔ کیونکہ ہمارا کالج مسلسل گیارہ سال سے یہ ٹورنامنٹ جیت رہا ہے۔ یہ مقابلے ۱۵ فروری سے ۱۷ فروری تک لاہور میں ہوئے تھے۔ اور اس میں نامور کالجوں کی ٹیموں نے شرکت کی تھی نتیجۃً روز ہمارے کالج کی ٹیم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اول رہی۔ اور اس طرح ہی چیمپئن قرار پائی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ کالج کی ٹیم حسب ذیل تھی۔ ان طلباء پر مشتمل تھی۔ (۱) چوہدری محمد حنیف (کیپٹن بوٹنگ کلب) (۲) چوہدری محمد صدیق (سیکرٹری) (۳) سیف اللہ شاہد (۴) بشیر احمد (۵) عبدالرحمٰن

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ایکسرے پلانٹ

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے عموماً اور احباب ربوہ کی اطلاع کے لئے خصوصاً اعلان کیا جاتا ہے کہ احباب کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ایکسرے کا ایک بڑا پلانٹ (Plant) لگ چکا ہے اور کام بھی بفضلہ تعالیٰ شروع ہو چکا ہے۔ ہمارے ایک ڈاکٹر ایکسرے کی ٹریننگ بھی لے آئے ہیں۔ امید ہے احباب اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں گے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

اخلاص ۔ محنت محبّت اور خشیّت اللہ پر اپنے تمام کاموں کی بنیاد رکھو

ہمیشہ جائزہ لیتے رہو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ذمہ واری عائد کی ہے اور اُسے کس حد تک تم نے ادا کیا ہے؟

کارکنانِ جماعت کو نہایت اہم اور ضروری ہدایا

—— از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ——

فرمودہ ۲۱ر ستمبر ۱۹۳۲ء ۔ بمقام قادیان

یہ ایک غیر مطبوعہ خطبۂ جمعہ ہے جسے ادارۂ زود نویسی اپنی ذمہ داری شائع کر رہا ہے۔ (خاکسار محمد یعقوب طاہر فاضل انچارج شعبۂ زود نویسی)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

آج میں مرکزی کاموں کو اس امر کی طرف

توجہ دلانا چاہتا ہوں

کہ جب تک وہ اپنی اصلاح نہ کریں گے اس وقت تک دوسروں کی اصلاح ہونا بہت مشکل ہے۔ اس بارہ میں میرے سب سے پہلے مخاطب ناظران سلسلہ ہیں۔ ناظروں پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہے۔ کیونکہ وہ سلسلہ احمدیہ میں وہی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو دنیوی حکومتوں میں وزارتیں رکھتی ہیں۔ جس طرح وزارتوں کی خرابی اور اصلاح سے ملک کی خرابی اور اصلاح وابستہ ہوتی ہے۔ اسی طرح ناظروں کی خرابی اور اصلاح کے ساتھ جماعت کی خرابی اور اس طرح اصلاح وابستہ ہے۔ ایسے آدمی بہت کم ہوتے ہیں۔ جن کا خدا تعالیٰ سے براہ راست تعلق ہو۔ زیادہ تر ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں۔ جو بھیڑ چال چلتے ہیں۔ اگر انہیں کہا جائے کہ دین کی خدمت کرو۔ تو وہ بھی سوچیں گے۔ کہ آیا اس حکم پر فلاں فلاں آدمی بھی عمل کر رہے ہیں۔ یا نہیں۔ اگر وہ دیکھیں کہ دوسرے لوگ بھی وہی کام کر رہے ہیں۔ تو وہ بھی کرنے لگ جائیں گے اور اگر دیکھیں کہ اور کوئی کام نہیں کرتے۔ تو وہ بھی نہیں کریں گے۔ وہ خدا سے خدا کے لئے محبت نہیں کرتے۔ بلکہ لوگوں کی پیروی میں خدا تعالیٰ سے محبت کا دم بھرتے ہیں۔ جس شخص کا خدا تعالیٰ سے براہ راست تعلق ہو۔ وہ یہ نہیں دیکھا کرتا۔ کہ لوگ کیا کرتے ہیں یا کیا نہیں کرتے۔ بلکہ وہ یہ دیکھتا ہے۔ کہ خدا نے مجھ پر

کیا ذمہ واری رکھی ہے

اگر ساری دنیا مخالف ہو۔ تو وہ پرواہ نہیں کرتا۔ اور اگر دوسرے لوگ بھی اس جیسا کام کرنے لگیں۔ تو وہ سست نہیں ہو جاتا۔ اور در اصل یہی ایمان کا اعلےٰ مقام ہے اس سے پہلے انسان کا ایمان دوغلی حیثیت رکھتا ہے اور اس کی مثال بالکل اس خچر کی سی ہوتی ہے۔ جو آدھی گھوڑا اور آدھی گدھا ہوتی ہے ایسے انسان کا نفس شرارتوں سے پاک نہیں ہوتا۔ اور اسکے متعلق ہر وقت خطرہ رہتا ہے کہ وہ گر جائے۔ لیکن جب انسان کی نظر بندوں پر نہیں رہتی۔ بلکہ خدا پر جا پڑتی ہے۔ اور وہ یہ نہیں دیکھتا کہ فلاں جرم کی فلاں کو سزا ملی ہے۔ یا نہیں بلکہ وہ خدا کے لئے ہر جرم سے نفرت کرتا ہے۔ اس وقت وہ خدا کے فضلوں کا مستحق ہو کر مومن بن جاتا ہے۔ میں نے

ایک مثال

کئی دفعہ سنائی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب جنگ بدر کے لئے نکلے تو پہلے آپ نے صحابہؓ کو نہ بتلایا۔ کہ آپ جنگ کے لئے جا رہے ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال تھا۔ کہ لڑائی ہوگی۔ مگر زیادہ تر لوگ یہی سمجھ رہے تھے کہ لڑائی نہیں ہوگی۔ مدینہ سے کچھ دور جب آپ باہر نکل آئے تو آپ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ پہلے تو میں نے نہیں بتایا تھا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے اعلان کرنے کی اجازت نہ تھی۔ لیکن اب میں بتاتا ہوں۔ کہ ہماری کفار سے جنگ ہوگی۔ یہ کہہ کر آپ نے صحابہؓ سے دریافت فرمایا۔ کہ تمہاری کیا رائے ہے جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حکم آجائے تو اس وقت رائے لینے کا تو سوال ہی کوئی نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ مدینہ والوں سے آپ کا معاہدہ تھا۔ کہ اگر مدینہ کے اندر رہتے ہوئے مسلمانوں پر کوئی فوج حملہ آور ہوگی۔ تو وہ ساتھ دیں گے۔ اور اگر باہر جنگ ہوئی۔ تو وہ ساتھ دینے پر مجبور نہ ہوں گے تو چونکہ یہ

انصار سے معاہدہ تھا

اور خدا تعالیٰ کے انبیاء معاہدات کی سختی سے پابندی کرتے ہیں۔ اسلئے آپ نے صحابہؓ سے دریافت فرمایا کہ ان کی کیا رائے ہے۔ مطلب یہ تھا کہ اگر انصار معاہدہ پر اصرار کریں تو انہیں رخصت کر دیا جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دریافت کیا کہ اے لوگو تمہاری کیا رائے ہے تو یکے بعد دیگرے مہاجرین نے کھڑا ہونا شروع کیا۔ اور کہا یا رسول اللہ ہماری رائے کیا ہے۔ بس چلئے اور جنگ کیجئے لیکن ہر صحابی جب رائے دینے کے بعد بیٹھ جاتا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پھر فرماتے۔ اے لوگو مجھے مشورہ دو۔ اس پر پھر کوئی مہاجر اٹھتا اور کہتا یا رسول اللہ جب جنگ کے لئے خدا کا حکم آچکا۔ تو اب ایک ہی رائے ہے اور وہ یہ کہ ان سے لڑا جائے۔ مگر جب وہ بیٹھ گیا۔ تو رسول کریم صلی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھر فرماتے۔ اے لوگو مجھے رائے دو۔ تب انصار میں سے ایک شخص اٹھا۔ اور اس نے کہا یا رسول اللہ ہمارا تو یہ خیال تھا کہ ہمارے بولنے کی ضرورت ہی نہیں مگر ہم سمجھ رہے ہیں کہ شاید آپ کی مراد ہم انصار سے ہے۔ کیونکہ مہاجر کے بعد مہاجر اٹھ رہا ہے اور لڑائی کے متعلق اپنی رائے دے رہا ہے۔ مگر آپ پھر بھی فرما رہے ہیں کہ اے لوگو مجھے رائے دو۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ شاید

آپؐ کا منشاء یہ ہے

کہ ہم انصار بولیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم ٹھیک سمجھے۔ میری مراد تم انصار سے ہی ہے اس نے کہا یا رسول اللہ شاید آپ ہمارے اس معاہدہ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جو ہم میں اور آپ میں ہوا تھا۔ کہ اگر مدینہ پر کوئی دشمن حملہ آور ہوا تو ہم آپ کا ساتھ دیں گے ورنہ نہیں یا رسول اللہ وہ اس وقت کا معاہدہ تھا جب اسلام ابھی ہمارے دلوں میں پوری طرح داخل نہیں ہوا تھا۔ اور اسلامی احکام کی عظمت کو ہم نے پورے طور پر نہیں سمجھا تھا اب آپ کو دیکھنے اور آپ کے پاس رہنے سے ہم نے سمجھ لیا کہ اسلام کی کیا حقیقت ہے پس یا رسول اللہ کیا اس کے بعد بھی کسی معاہدہ کا سوال رہ جاتا ہے۔ اُس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سمندر کی طرف بڑھ رہے تھے اس نے سمندر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ یا رسول اللہ آپ ہمیں حکم دیجئے ہم ابھی اس میں گھوڑے ڈالنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اگر لڑائی پیش آئی تو یا رسول اللہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے۔ اور آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گذرے۔

ایک صحابیؓ کہتے ہیں

میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیرہ یا سترہ

لڑائیوں میں شریک رہا صحیح تعداد مجھے یاد نہیں لیکن ہمیشہ میرے دل میں یہ خواہش رہی۔ کہ اگر ان میں سے ایک بھی جنگ مجھے نصیب نہ ہوتی۔ مگر یہ فقرہ جو اس صحابیؓ نے کہا میرے منہ سے نکل جاتا۔ تو میں اپنے آپ کو ان جنگوں میں شریک ہونے سے زیادہ خوش قسمت سمجھتا۔

مجھے بھی اپنی زندگی کا

ایک فقرہ بہت پیارا لگتا ہے

اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی زندگی میں بہت بڑے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے مگر میرا وہ فقرہ ان سارے موقعوں سے جو مجھے ملے۔ زیادہ قیمتی اور زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہے۔ وہ وہ فقرہ ہے۔ جو میری زبان سے اس وقت نکلا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لاہور میں وفات ہوئی۔ اس وقت ہر گلی میں مخالف سوانگ بھر رہے اور ہنسی اور ٹھٹھا کر رہے تھے۔ احمدیوں کے دل پریشان تھے۔ اور ایک سخت تکلیف کی حالت در پیش تھی۔ ایسے وقت جبکہ میں ابھی بچہ ہی تھا۔ انیس سال کی عمر تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آخری سانس لیا۔ تو میں آپ کی چارپائی کے قریب کھڑا ہوا۔ اور میں نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے یہ عہد کیا کہ اے خدا آج میں

تجھ سے یہ عہد کرتا ہوں۔

کہ اگر ساری دنیا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے پھر جائے۔ تب بھی میں اکیلا اس سلسلہ کو قائم کروں گا اور اس تعلیم کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لائے ہیں پھیلاؤں گا۔ کسی دشمنی سے نہیں ڈروں گا اور کسی مخالفت کی پرواہ نہیں کروں گا۔ میں سمجھتا ہوں وہ عہد جو میں نے اس وقت کیا میرے ان اعمال سے زیادہ شاندار ہے۔ جن کے کرنے کا خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھے موقعہ ملا۔ اور میں سمجھتا ہوں یہی نیت اور ارادہ ہے۔ جو ایمان کی علامت ہوتی ہے۔ جب تک انسان اس ارادہ کو لے کر کھڑا نہیں ہوتا ہے۔ کہ میں نہیں جانتا کہ زید اور بکر اور عمر کیا کرتا ہے۔

میں یہ جانتا ہوں

کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر کیا فرائض عائد کئے ہیں۔ اس وقت تک وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ سمجھتا ہے کہ دنیا یہ نیکی کرے گی۔ تو میں بھی کرونگا۔ اور اگر نہیں کرے گی۔ تو نہیں کرونگا۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ اسے خدا پر ایمان نہیں۔ میں نے کئی دفعہ دیکھا ہے۔ بعض کمزور احمدی جب نظام سلسلہ کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اور ان پر گرفت کی جاتی ہے۔ تو وہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ فلاں شخص نے بھی تو ایسا ہی قصور کیا تھا۔ اسے کیوں سزا نہیں دی گئی۔ حالانکہ اگر کسی افسر نے ایک مجرم کو سزا نہیں دی۔ تو اس سے یہ کس طرح ثابت ہو گیا کہ تمہارے لئے بھی وہی فعل جائز ہے۔ اس کے معنے تو یہ ہیں۔ کہ وہ افسر بھی گنہگار ہے۔ اس سے یہ نتیجہ کس طرح نکلا۔ کہ تمہارے لئے بھی اس فعل کا ارتکاب جائز ہو گیا ہے۔ پس

یہ مت دیکھو

کہ فلاں نے بدی کی تو اسے سزا نہ ملی۔ بلکہ یہ دیکھو کہ نیکی کیا ہے اور بدی کیا ہے۔ پھر جو بدی ہو اسے مت اختیار کرو۔ اور جو نیکی ہو اسے کسی کے کہنے سے مت چھوڑو۔ مگر پھر بھی چونکہ جماعت میں بعض کمزور طبائع ہوتی ہیں۔ اور ان کی نظر ہمیشہ بندوں کی طرف اٹھتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف نہیں جاتی۔ اور چونکہ ان لوگوں کو بچانا بھی ہمارا فرض ہے۔ اس لئے انہیں بچانے کا ذریعہ یہ ہے۔ کہ کارکنوں میں ہوشیاری اور بیداری پیدا ہو۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ ابھی تک کارکنوں میں وہ روح پیدا نہیں ہوئی۔ جو میں پیدا کرنا چاہتا ہوں۔ میں ان لوگوں کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔ جو کہا کرتے ہیں کہ ناظر کام نہیں کرتے۔ مگر میں اتنا ضرور تسلیم کرتا ہوں۔ کہ ابھی تک ہمارے ناظروں میں یہ ملکہ پیدا نہیں ہوا۔ کہ وہ نئے نئے کام پیدا کریں۔

اسلام کی ترقی کے لئے

نئی نئی سکیمیں سوچیں افسر کا یہی کام نہیں کہ وہ دیکھے اس کے ماتحت افراد کام کرتے ہیں یا نہیں بلکہ ان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے کام کو عمدگی سے چلانے کے لئے نئے نئے طریقے اور سکیمیں سوچیں اگر ایک جرنیل صرف یہی دیکھتا رہتا ہے کہ دشمن کہاں سے حملہ کرتا ہے کہ میں اس کا مقابلہ کروں تو وہ کبھی کامیاب جرنیل نہیں کہلا سکتا۔ وہی جرنیل کامیاب ہو سکتا ہے جو نہ صرف یہ دیکھتا ہے کہ دشمن کہاں سے حملہ کرے گا بلکہ وہ یہ بھی سوچتا ہے کہ میں کہاں سے حملہ کروں۔ اسی طرح ناظروں میں سے وہی ناظر کامیاب ہو سکتا ہے جو اپنے فرائض کی بجا آوری اور اسلام کی اشاعت کے لئے نئے نئے راستے تلاش کرتا رہتا ہے۔ مثلاً ناظر اصلاح و ارشاد کا صرف یہ کام نہیں کہ باہر لکھا اور وہاں سے رپورٹیں آ گئیں یا مبلغین کو حکم دے دیا کہ وہاں چلے جاؤ اور وہ چلے گئے۔ بلکہ اس کا کام یہ ہے کہ وہ خود ایسے ذرائع پیدا کرے جن پر چل کر لوگ اسلام میں داخل ہوں اور وہ نئی نئی سکیمیں تجویز کرے۔ اسی طرح تربیت والوں کا یہ کام نہیں کہ اگر بعض میں لڑائی ہو جائے تو آپس میں صلح کرا دیں یا کوئی شخص جماعت کے وقار اور اس کی تعلیم کے خلاف حرکت کرے تو اسے سزا دے دیں بلکہ

ان کا یہ کام ہے

کہ اگر وہ دیکھیں کہ ہماری جماعت میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو روزے نہیں رکھتے بعض لوگ ایسے ہیں جو نمازیں نہیں پڑھتے، بعض لوگ ایسے ہیں جو لغویات سے کام نہیں لیتے بعض لوگ ایسے ہیں جو گالیاں دیتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو جھوٹ بولتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہیں جن کا معاملہ خراب ہے تو وہ دن رات یہ سوچیں کہ جماعت سے یہ برائیاں کس طرح دور ہوں اور اس کے لئے نئے نئے راستے نکالنے کی کوشش کریں۔ میں اس بات کا قائل نہیں کہ ہمیں سامان میسر نہیں۔ ہماری طرف سے صرف ارادہ کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے خود بخود ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہاں یہ امر ضروری ہے کہ دماغ پر زور دیا جائے اور غور و فکر سے کام لیا جائے میں

اپنا تجربہ ہی بیان کرتا ہوں

بیسیوں دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ شام کے قریب میرے ذہن میں کوئی بات آتی ہے اور چونکہ دفتر اس وقت بند ہوتا ہے اس لئے چین نہیں آتا۔ سو جاتا ہوں تو دس دس منٹ کے بعد اس فکر سے آنکھ کھل جاتی ہے اور جلد از جلد صبح تک یہ بات ذہن سے اتر جائے اور گو میں نے کام کی تقسیم کی ہوئی ہے اس کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں ایک حد تک بری الذمہ ہوں اور کہہ سکتا ہوں کہ اے خدا

بانگِ جرس عزمِ صمیم آ تو رہی ہے

یہ نظم مسجد مبارک میں جلسہ مصلح موعود کے موقعہ پر پڑھی گئی

لہراتی ہوئی بادِ نسیم آ تو رہی ہے
پیراہنِ یوسف کی شمیم آ تو رہی ہے

پھر تتمۂ ربِّ اَرِنی چھڑ تو گیا ہے
پھر طور سے آوازِ کلیم آ تو رہی ہے

پھر ارض ہی روح وملائک کی گزرگہ
ہر ذرّے سے خوشبوئے نعیم آ تو رہی ہے

پھر شعلہ اذانوں میں ہوا سوزِ بلالی
پھر کان میں گلبانگِ قدیم آ تو رہی ہے

پھر قافلہ سالار اولوالعزم ہے محمود
بانگِ جرس عزمِ صمیم آ تو رہی ہے

رکھنے کے لئے مصلح موعود پہ انگلی
خود شانِ خداوندِ کریم آ تو رہی ہے

جب نورِ محمدؐ سے چمک اٹھیں گے سب دیس
تو پھر وہ دنیائے عظیم آ تو رہی ہے

یہ کام میں نے ان کے سپرد کر دیا تھا۔ اگر انہوں نے اس میں کوتاہی کی ہے تو یہ خود اس کے ذمہ دار ہیں۔ مگر پھر بھی طبیعت بے آرامی محسوس کرتی ہے اور نیند اُڑ جاتی ہے بسلسلہ کے

ناظروں کو بھی چاہیئے

کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھیں اور کوشش کریں کہ انہیں اس وقت تک آرام نہ آئے جب تک کہ وہ اپنے مفوضہ فرائض کو تکمیل تک نہ پہنچا لیں۔ اسی طرح نائب ناظروں افسران صیغہ جات اور ہیڈ کلرکوں وغیرہ کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے کاموں میں مسابقت کی روح پیدا کریں۔ وہ شخص جو صرف بندوں کے لئے کام کرتا ہے خدا تعالےٰ کے لئے کام نہیں کرتا اس کے کاموں میں برکت نہیں رہتی پس ہمارے تمام کام خدا تعالےٰ کے لئے ہونے چاہئیں۔ اور اگر ہم خدا تعالےٰ پر توکل کریں تو مشکل سے مشکل کام بھی آسانی سے ہو سکتے ہیں۔ بیسیوں دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ بعض معاملات میں عقلِ انسانی چکرا جاتی ہے۔ لیکن دو منٹ بلکہ بعض دفعہ ایک منٹ کی دعا ہی ایک نور پیدا کر دیتی ہے اور وہ امر جس کے متعلق دروازے بند نظر آتے ہیں۔ اس کے لئے کئی دروازے کھل جاتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہر انسانی دماغ

نئی سے نئی تدبیریں

نکال سکتا ہے۔ لیکن میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ جو لوگ خدا تعالےٰ کے لئے کسی کام کو سرانجام دینے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں ان کے لئے نئے نئے راستے کھولے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ خود فرماتا ہے

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا

وہ لوگ جو خالص میرے لئے کوشش کرتے ہیں ہم انہیں ایک نہیں بلکہ کئی رستے دکھا دیتے ہیں۔ پس صحیح طریق یہی ہے کہ کارکن اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کریں اور ان کے جسم اور ان کی روحیں اس کی بارگاہ میں جھکی ہوئی ہوں تب وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے برکتیں پائیں گے اور انہیں کام کے لئے وہ سامان دئیے جائیں گے جو انہیں نظر نہیں آ رہے۔ پس خدا تعالےٰ کی طرف توجہ کی جائے۔ نیکی اور تقویٰ کے ساتھ کام کئے جائیں۔ اور خشیت اللہ پر اپنے تمام کاموں کی بنیاد رکھی جائے۔ میں ناظروں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ

اپنے اوقات کا صحیح استعمال

کیا کریں۔ کام میں دلچسپی لیں اور دن رات اسی قسم کی سکیمیں سوچیں جن کے نتیجہ میں وہ اپنے فرائض کو عمدگی سے سرانجام دے سکیں۔ اگر وہ اس امر میں کوتاہی کرتے ہیں تو گو ان کی کوتاہی سلسلہ کے لئے بھی مضر ہو مگر ان کے ایمانوں کو بھی برباد کر دیگی پھر کارکن بھی اپنے کام کے ذمہ دار ہیں اور ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے کاموں کو وقت کے اندر اور جلدی ختم کرنے کی کوشش کیا کریں۔ بیسیوں غرباء میرے پاس شکایت کیا کرتے ہیں کہ ان کی درخواستوں پر غور نہیں کیا گیا۔ اور گو ان میں سے اکثر غلط ہوتی ہیں مگر بعض سچی بھی ہوتی ہیں۔ اور جب میں خود تحقیقات کرتا ہوں تو ثابت ہوتا ہے کہ بعض جگہ کارکن سختی کرتے اور لوگوں سے درشت کلامی سے پیش آتے ہیں۔ گو بعض حالات میں انسان سختی کرنے پر بھی مجبور ہوتا ہے مثلاً

میں نے دیکھا ہے

کہ بعض لوگ وقت ضائع کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ دو منٹ ان کو ملاقات کا وقت دیا جاتا ہے مگر جب وہ آ بیٹھتے ہیں تو ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ تک اٹھنے کا نام نہیں لیتے۔ سیکرٹری شور مچا رہا ہوتا ہے کہ آپ کا وقت ختم ہو گیا اب دوسروں کو بھی ملاقات کا موقع ملنا چاہئے۔ مگر وہ یہی کہتا جاتا ہے کہ مجھے تو آج ہی موقع ملا ہے میں نے انہیں نہیں چھوڑنا۔ پھر وہ کوئی معقول بات نہیں کرتا کہ انسان اسے سنے۔ یونہی ایک بات دہراتا چلا جاتا۔ مثلاً وہ یہ بتلانا چاہتا ہے کہ اس کا فلاں سے جھگڑا ہو گیا۔ تو وہ سیدھے طور پر نہیں کہے گا کہ میرا فلاں سے جھگڑا ہو گیا ہے اس کا فیصلہ کیا جائے بلکہ وہ ایک لمبا قصہ سنانا شروع کر دے گا اور کہے گا۔ میں فلاں دن اپنے گھر سے نکلا۔ جب گھر سے باہر آیا تو میں اپنی سوٹی بھول گیا۔ میں مڑا کر پھر گھر گیا تاکہ سوٹی لے آؤں۔ جب سوٹی لے کر چلا تو بیوی نے آواز دی کہ کھانا تیار ہے کھانا تو کھا کر جاؤ۔ خیر میں نے کھانا کھا لیا۔ اٹھا تو بچی بیمار تھی۔ اسے پیار کیا۔ پھر گھر سے نکلا تو راستہ میں فلاں شخص مل گیا اس سے یہ یہ باتیں ہوتی رہیں۔ اتنے میں جب میں سٹیشن پر پہنچا تو

گاڑی کا وقت ہو گیا تھا

مگر گاڑی لیٹ تھی کچھ دیر وہاں ٹہلا۔ پھر گاڑی آگئی اس میں چڑھ بیٹھا اور فلاں سٹیشن پر

وتر۔ جب اتر کر میں فلاں شخص کے پاس گیا تو میں نے اس سے یہ بات کہی۔ اس نے مجھے یہ جواب دیا۔ اس پر بات بڑھ گئی اور لڑائی ہو گئی۔ وہ آدھ گھنٹہ اسی لغو قصہ میں ضائع کر دیتا ہے۔ حالانکہ اگر چاہتا تو وہ دو منٹ میں اپنے جھگڑے کا حال بتا سکتا تھا۔ مگر وہ اتنا لمبا ذکر کرے گا کہ طبیعت اُکتا جاتی اور اس طوالت میں اسے اتنا لطف آئے گا کہ اگر غلطی سے کہہ دے کہ میں نے گھر سے پہلے بایاں پاؤں نکالا تھا۔ تو کہے گا نہیں نہیں مجھ سے غلطی ہوئی میں نے بایاں نہیں بلکہ دایاں پاؤں نکالا تھا۔ پھر پانچ منٹ کے بعد کہے گا اوہو مجھے یاد آگیا۔ میں نے بایاں پاؤں ہی نکالا تھا۔ حالانکہ مجھے اس بات سے کیا کہ تم نے گھر سے دایاں پاؤں نکالا تھا یا بایاں۔ تمہیں راستے میں روشن دین ملا تھا یا شمس الدین۔ تم نے جو بات کہنی ہے وہ مختصر طور پر کہہ دو۔ مگر وہ اسی لغو گفتگو میں آدھ گھنٹہ ضائع کر دیتا ہے

ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے

ایک شخص کو ملاقات کے لئے وقت دیا گیا تو وہ آکر کہنے لگا کہ میں کہہ کر تو یہی آیا تھا کہ دو منٹ سے زیادہ وقت نہیں لوں گا مگر آج میں نے آپ کو چھوڑنا نہیں اور جتنا جی چاہا آپ سے باتیں کرنی ہیں۔ میں نے کہا اور لوگ بھی تو انتظار میں ہوں گے انہیں بھی ملاقات کے لئے وقت دینا ہے۔ کہنے لگا چاہے کچھ بھی ہو۔ میں آج جی بھر کر آپ سے باتیں کروں گا۔ ساڑھے گیارہ بجے وہ ملاقات کے لئے آیا تھا دو منٹ اسے وقت دیا گیا۔ مگر وہ میرے پاس سے ڈیڑھ بجے اٹھا۔

یہ اس قسم کے نقائص ہیں کہ ممکن ہے اس قسم کے لوگوں سے ناظروں کو بھی واسطہ پیش آتا ہو۔ مگر چونکہ ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں اس لئے

ہمارا طریق یہی ہے

کہ ہم انہیں سمجھاتے ہیں۔ قرآن مجید میں بھی آتا ہے

فذکر ان نفعت الذکریٰ

یعنی سمجھاتے رہو کیونکہ کبھی نہ کبھی نصیحت کارگر ہو ہی جاتی ہے۔

اسی طرح بعض دفعہ لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہو کر سمجھ لیتے ہیں کہ ان کے ساتھ درشتی کی گئی ہے۔ حالانکہ بات غلط ہوتی ہے۔ مجھے ہی ایک دفعہ ایک شخص نے لکھا کہ آپ نے فلاں معاملہ میں سختی کا حکم دیا ہے جو درست نہیں حالانکہ کاغذات اور مسل میں میں نے اس کے

حق میں سفارش کی ہوئی تھی۔ پس بسا اوقات ایسے بہروں سے بھی انسان کو واسطہ پڑ جاتا ہے جیسے کہا کرتے ہیں کہ

کوئی بہرا تھا

وہ اپنے کسی دوست کے پاس اس کی عیادت کے لئے گیا۔ راستہ میں وہ سوچنے لگا کہ میں جا کر اس کا حال پوچھوں گا تو وہ یہی کہے گا کہ اچھا ہے میں کہوں گا الحمد للہ!۔ پھر پوچھوں گا کہ کیا کھاتے ہو۔ اسے طبیبوں نے کھانے کے لئے کوئی مناسب غذا ہی بتائی ہوگی میں کہوں گا کہ بہت اچھی غذا ہے۔ پھر میں پوچھوں گا کہ کس کا علاج کرتے ہو وہ کسی مشہور ڈاکٹر کا نام بتائے گا۔ میں کہوں گا کہ وہ بہت قابل ڈاکٹر ہے اس کا ضرور علاج کراؤ۔ یہ سوچ کر جب وہ اس کے پاس گیا۔ تو جاتے ہی کہنے لگا طبیعت کیسی ہے وہ کسی بات پر چڑا ہوا تھا۔ کہنے لگا مر رہا ہوں۔ یہ بول اٹھا الحمد للہ۔ پھر پوچھنے لگا آپ کھاتے کیا ہیں؟ وہ کہنے لگا۔ خونِ دل کھاتا ہوں۔ یہ کہنے لگا بہت اچھی غذا ہے یہ روز کھایا کیجئے۔ پھر اس نے سوال کیا کہ آپ علاج کس کا کراتے ہیں۔ وہ کہنے لگا ملک الموت کا۔ یہ جھٹ بول اٹھا۔ وہ بہت کامیاب معالج ہے۔ جہاں جاتا ہے کامیاب آتا ہے۔ غرض ایسے بہروں سے بھی دنیا میں واسطہ پڑ جاتا ہے بات کچھ اور کہی جاتی ہے اور وہ کسی اور بات پر اسے محمول کر لیتے ہیں۔ اس لئے افسران سلسلہ کو

میں نصیحت کرتا ہوں

کہ وہ خصوصیت سے اپنے اخلاق درست کریں۔ اگر ضدی لوگ آجائیں تو ان کو بھی محبت اور پیار سے سمجھانے کی کوشش کیا کریں۔ اور پوری محنت اور اخلاص سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ اس امر کی طرف خدا تعالےٰ نے والنازعات غرقاً والناشطات نشطاً میں اشارہ کیا اور بتایا ہے کہ مومن جب کام میں مشغول ہوتا ہے تو وہ ہمہ تن اسی میں مستغرق ہو جاتا اور مشکلات پر غالب آ جاتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر مخالفین کی طرف سے اعتراض بھی ہو تو دعاؤں سے اس کا ازالہ کرنا چاہیئے اور اعتراضات سے کبھی گھبرانا نہیں چاہیئے۔ میں تو اعتراضات سن سن کر اتنا عادی ہو چکا ہوں کہ اب میری مثال اس عورت کی سی ہو گئی ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ پاگل تھی۔ جب باہر نکلتی تو چھوٹے چھوٹے بچے اس کے پیچھے لگ جاتے اور اسے کنکر وغیرہ مارتے اور وہ گالیاں دیتی۔ آخر لوگوں نے اپنے بچوں کو سمجھایا کہ

یہ ناجائز طریق ہے

یہ بیچاری پاگل ہے تم اسے تنگ کیوں کرتے ہو۔ مگر یہ خیال کر کے کہ ممکن ہے بچے اس نصیحت پر عمل نہ کریں انہوں نے گھروں میں انہیں بند کر لیا۔ دوسرے دن جب وہ پاگل عورت باہر نکلی اور اس کے پیچھے کوئی بچہ نہ دوڑا تو وہ ہر گھر پر جاتی اور کہتی۔ آج رات تمہارے بچوں کو تو بیچ ہو گیا ہے کہ وہ باہر نہیں نکلے۔ کہیں جا کر کہتی۔ آج تمہارے بچوں پر چھت گر پڑی ہے کہ وہ دکھائی نہیں دیتے۔ وہ کہنے لگے بچوں کو آزاد کرو یہ تو یوں بھی بددعائیں دیتی ہے اور اس طرح بھی۔ بچوں کو ہم قید کیوں رکھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سے میں نے کئی دفعہ سنا ہے کہ لوگ گالیاں دیتے ہیں تب بُرا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کیوں اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں اور اگر گالیاں نہ دیں تب بھی ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔ کیونکہ مخالفت کے بغیر جماعت کی ترقی نہیں ہوتی۔ پس ہمیں تو گالیوں میں بھی مزا آتا ہے۔ اس لئے اعتراضات یا لوگوں کی بدزبانی کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ پنجابی میں ضرب المثل ہے کہ " اونٹ اڑاندے ہی لدے جاندے ہیں "۔ یعنی اونٹ گو چیختا رہتا ہے۔ مگر مالک اس پر ہاتھ پھیر کر اسباب لاد ہی دیتا ہے۔ اسی طرح لوگ خواہ کچھ کہیں تم نرمی اور محبت سے ان سے کام لے جاؤ اور یہ سمجھ لو کہ جب تم خدا کے لئے کام کرو گے تو آسمان کے فرشتے تمہاری مدد کریں گے۔ اور اگر آسمانی فرشتے تمہاری مدد کے لئے نہ اتریں اور خدا کا یہی منشاء ہو کہ تم اس کی راہ میں مارے جاؤ تو پھر بھی پرواہ نہ کرو۔ غالب نے کہا ہے ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اگر اس راستہ میں ہمیں موت آ جائے تو اس سے زیادہ نعمت اور کیا ہو سکتی ہے۔

ولادت

میرے بڑے بھائی چوہدری محمد افضل صاحب مقیم لاہور کو خدا تعالیٰ نے ۱۸-۱۹ فروری کی شب کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری سربلند خان صاحب کا پوتا اور ہمارے ماموں مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب کا نواسہ ہے۔ بزرگان جماعت سے بچہ اور زچہ کی صحت یابی، لمبی زندگی اور سعادت مند بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اجمل شاہد)

مصلح موعود

از محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب

نوٹ:۔ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ مضمون الفضل کے مصلح موعود نمبر کے لئے تحریر فرمایا تھا۔ مگر عدم گنجائش کی وجہ سے اس میں شائع نہ ہو سکا۔ (ادارہ)

مصلح موعود کے لفظی معنے وعدہ کے مطابق آنیوالے اصلاح کنندہ کے ہیں۔ جہاں اس کے معنے فساد کے دور کرنے والے کے ہیں۔ وہاں صلاحیت پیدا کرنے والے کے بھی ہو سکتے ہیں۔ ان ہر دو معنوں کے لحاظ سے ہمارا مقدس امام ایدہ اللہ نہایت کامیاب مصلح ہے۔

سنہ ۱۹۱۰-۱۱ء کا زمانہ تھا جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وفات پائے ابھی دو سال ہی ہوئے تھے۔ اُن دنوں خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم میں خاص جوش کام کرنے کا نظر آتا تھا۔ جسیم تھے لسان تھے وکیل تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی میزبانی کا شرف بھی حاصل رہا تھا۔ خاص انداز سے موقع بموقعہ تقریریں کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا آخری پیغام یعنے پیغام صلح بھی خواجہ صاحب نے ہی یونیورسٹی ہال میں ۲۰ جون سنہ ۱۹۰۸ء کو سنایا تھا۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پر کافی عبور حاصل تھا اس لئے آپ کے لیکچروں کو خاصی شہرت حاصل ہو گئی۔ لیکن آپ سے یہ کمزوری رونما ہوتی تھی کہ اپنی تقریروں میں مضامین تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کرتے لیکن حضرت مسیح موعودؑ کو بحیثیت مدعیت مسیحیت اور مہدویت پیش نہ کرتے۔ البتہ کبھی کبھار یہ کہہ دیتے کہ یہ سب کچھ میرے استاد کے طفیل ہے۔ ہم نے سالہا سال سے مخالفت کی سختیاں اٹھائی ہوئی تھیں۔ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کو چھپانا اور آپ کے ماموریت کے دعوے کی تبلیغ نہ کرنا پسند نہ تھا اس لئے ہماری انجمن مجمع الاخوان[1] نے باہمی مشورہ کر کے یہ ریزولیوشن پاس کیا کہ "خواجہ کمال الدین صاحب نے جو طریق مداہنہ کا اختیار کیا ہوا ہے۔ ہمیں اس سے اتفاق نہیں"

یہ ریزولیوشن ہم نے خواجہ صاحب کی خدمت میں بھی بھیجدیا لیکن چونکہ ہم نوجوان تھے اس لئے ہم کسی قدر خائف ضرور تھے کہ خواجہ صاحب یہ بات ایسے رنگ میں حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی خدمت میں پیش نہ کر دیں کہ وہ ہم سے ناراض ہو جائیں۔ لیکن ہمارے خدا نے ہماری یاوری کی کہ انہی دنوں ہمارے میاں صاحب (حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ جنہیں ان دنوں ہم میاں صاحب ہی کہا کرتے تھے) کا لکھا ہوا ایک ٹریکٹ ہمیں ملا جس کا عنوان یہ تھا کہ "مسلمان وہ ہے جو سب ماموروں کو مانے"

یہ ٹریکٹ ہمیں سنہ ۱۹۱۱ء میں ملا تھا ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اس میں یہی امر واضح کیا گیا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے دعوے کو پیش کرنا ضروری ہے کیونکہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے احیاء دین کے لئے کھڑا کیا ہے۔ ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام تھا کہ " دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔" پھر ہم نے حضور کی آخری تقریر جو ۱۷ مئی سنہ ۱۹۰۸ء کو روسائے لاہور میں کی تھی سنی ہوئی تھی اس میں بھی آپ نے اپنے ماموریت کے دعوے کو پیش کیا تھا۔

الغرض حضرت مصلح موعود کا پہلا کارنامہ جو اصلاح فساد سے تعلق رکھتا ہے۔ ہمیں سنہ ۱۹۱۱ء میں اس کا علم ہوا کہ آپ نے بروقت رسالہ شائع کر کے جماعت کو ایک غلط رو میں بہہ جانے سے بچا لیا۔

سنہ ۱۹۰۹ء کی بات ہے کہ میں ایک روز انارکلی لاہور میں کسی کام کے لئے گیا تھا دیکھا کہ حضرت میاں صاحب (حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) وہاں اپنے ایک دوست کے ساتھ ایک طرف چلے جا رہے ہیں میرا ذاتی تعارف آپ سے اس وقت نہ ہوا تھا گو میں سنہ ۱۹۰۷ء میں آپ کی انجمن تشحیذ کا ممبر بن چکا تھا۔ آپ کی کشش کچھ ایسی تھی کہ میں آپ کے ساتھ چلنے پر مجبور ہو گیا۔ اس وقت میری حالت بالکل "مان نہ مان میں تیرا مہمان" کی سی تھی لیکن حضور نے بھی اپنے اخلاق حسنہ کی وجہ سے مجھے ساتھ چلنے سے نہ روکا شاید اس لئے کہ میں نے بعد میں آپ کا عمر بھر کا غلام بننا تھا۔

اس وقت کی وقتی معیت کے دوران میں نے دیکھا کہ حضرت میاں صاحب پہلے رام کرشنا بک سیلر کی دوکان پر تشریف لے گئے۔ جہاں سے کچھ کتابیں خریدیں پھر آپ پنجاب گورنمنٹ کی پبلک لائبریری میں تشریف لے گئے۔ جہاں آپ اس لائبریری کے ممبر بنے ان دو کاموں کے سوا میں نے آپ کو اور کوئی کام کرتے نہ دیکھا اور نہ ہی کوئی خاص باتیں کرتے سنا۔ علمی ترقی کے ان دونوں کاموں کی انجام دہی کے بعد آپ اپنی جائے قیام (مکان میاں چراغ دین صاحب مرحوم) پر جانے کے لئے تانگہ پر سوار ہو گئے میں بھی اس جگہ تک کے لئے سوار ہو گیا جو میڈیکل کالج کے بورڈنگ کے قریب تھی اس وقتی معیت کے دوران آپ کا مجھ سے کوئی بات کرنا مجھے یاد نہیں اور نہ اس عاجز نے اپنی شرم و حیا کی وجہ سے کوئی بات کی خدا نے نہ جانے میرے کس عمل کی وجہ سے مجھے اس قدر نوازا کہ عمر بھر حضور کی خدمت میں اور حضور کے قدموں میں رہنے کی سعادت حاصل ہوئی اور پھر اللہ تعالےٰ نے میری اس سعادت کو ایسی توقیر عطا فرمائی کہ منارۃ البیضا دمشق کی پیشگوئی کے پورا کئے جانے میں اس عاجز کو بھی شریک کر دیا[2]۔ ذالک فضل اللہ و رحمتہ (باقی)

---

[1] یہ جملہ کالجوں کے طالب علموں اور دیگر تعلیمیافتہ احمدی نوجوانوں کی انجمن تھی۔

[2] جب سنہ ۱۹۲۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی دمشق تشریف لے گئے اور منارہ بیضا دمشق والی پیشگوئی پوری ہوئی تھی تو اس وقت حضور کی معیت میں صرف ہم دو خادم تھے (۱) عالیجناب ذوالفقار علی خانصاحب مرحوم (۲) خاکسار ڈاکٹر حشمت اللہ (دیکھو الفضل ۲۴ دسمبر سنہ ۶۱ء)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے مرحوم بھائی بابو عبدالرحیم صاحب اوورسیر نوشہرہ ککے زئیاں کی بیٹی صفیہ خانم اہلیہ جمعدار ملک عبدالقادر صاحب کومیلا مشرقی پاکستان پیٹ میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہے صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے (خاکسار محمد شفیع نوشہری دار الرحمت ربوہ)

(۲) احباب اور صحابہ کرام کی خدمت میں دعا کے لئے التجا ہے کہ اللہ تعالےٰ مجھے جلد تر شفاء کامل بخشکر صحت اور کام والی زندگی عطا فرمائے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ (خاکسار ظفر اسلام دار الذکر ربوہ)

دین کی خدمت کو خدا تعالیٰ کا احسان سمجھو!

تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کے بعد جماعت کے عہدیداران کو جملہ احباب جماعت سے وعدے لینے میں بڑے انہماک، اخلاص اور ضبط نفس کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض اوقات عزت نفس کا جھوٹا احساس انہیں اپنے فرائض منصبی سے مانع رکھتا ہے۔ سو ایسے کارکنوں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"ہمیں دین کی خدمت کرتے ہوئے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ہم قربانی کر رہے ہیں بلکہ یہ سمجھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ ہم سے کام لے رہا ہے اور تم اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ اگر تم دین کے لئے فقیر ہونا برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر تم دین کے لئے بھیک مانگنا پسند نہیں کر سکتے اگر تم دینی خدمت کو ہفت اقلیم کی بادشاہت سے زیادہ اعزاز والا کام نہیں سمجھتے تو تمہارے اندر ایک جَو کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں سمجھا جا سکتا"

پس امراء، صدر صاحبان اور سیکرٹریان حضرات اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور وعدہ جات کی فراہمی میں دفتر تحریک جدید سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اخبار "الفضل" کی اعانت کرنے والے احباب

(۲)

مکرم خواجہ قدرت اللہ صاحب سنور بدوملہوی	حال جہلم	۵ - ۰ - ۰
" ٹھیکیدار عبدالقیوم صاحب	جہلم	۵ - ۰ - ۰
" سیٹھی محمد اسمٰعیل صاحب	"	۵ - ۰ - ۰
" خواجہ حفیظ احمد صاحب	"	۵ - ۰ - ۰
" خواجہ مبارک احمد صاحب ابن مکرم خواجہ محمد صادق صاحب جہلم		۵ - ۰ - ۰
" سیٹھی رفیع الحق صاحب	جہلم	۵ - ۰ - ۰
" ملک نور محمد صاحب	محمود آباد "	۵ - ۰ - ۰
" ملک محمد اسمٰعیل صاحب	"	۵ - ۰ - ۰
" مکرم راجہ مبارک احمد صاحب	محمود آباد جہلم	۲ - ۰ - ۰
(نوٹ۔ راجہ صاحب مزید /۳ روپے مارچ کے ابتداء میں ارسال کریں گے)		
" بابو عبدالکریم صاحب جہلم		۲ - ۸ - ۰
" خواجہ عبدالواحد صاحب گوجرخان		۵ - ۰ - ۰
" خواجہ عبدالرحمٰن صاحب	گوجرخان	۵ - ۰ - ۰

(مینیجر الفضل ربوہ)

لجنات اماء اللہ کی تعلیم القرآن کلاس بموقع رمضان المبارک

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حسب سابق اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ شعبہ تعلیم کے ماتحت رمضان کے مہینہ میں تعلیم القرآن کلاس لگائی جائے گی۔ قیام و طعام کا انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ذمہ ہوگا۔ کورس مندرجہ ذیل ہوگا۔ تمام ممبرات کتابیں و کاپیاں ہمراہ لائیں۔

(۱) قرآن کریم کے ابتدائی دو سپارے معہ ترجمہ کی مختصر تفسیر۔

(۲) حدیث کی کتاب۔ نبراس المومنین۔

(۳) سیرۃ و تاریخ کی کتب۔ سلسلہ احمدیہ و نبیوں کا سردار کتب

(۴) نحو و صرف کی کتاب حصہ اول (مڈل کی چھٹی جماعت میں پڑھائی جاتی ہے)

(۵) فقہ کی کتاب حصہ اول (۶) کلام کی کتاب۔ دعوۃ الامیر

(سیکرٹری تعلیم شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

قابل توجہ حفاظ جماعت ہائے احمدیہ

رمضان المبارک غالباً ۲۹ فروری کو شروع ہوگا۔ جو حافظ صاحبان نظارت اصلاح و ارشاد کی معرفت تراویح کے لئے جماعتوں میں جانا چاہیں وہ جلد سے جلد نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں

(۱) مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب علیپور والی ضلع سیالکوٹ
منجانب مرحوم والد چوہدری علی بخش صاحب۔ ۱۵۰/-/-

(۲) " " منجانب مرحومہ والدہ مکرم بی بی صاحبہ ۱۵۰/-/-

(۳) مکرم چوہدری عبدالمجید خانصاحب نمبردار کنجروڑ ضلع سیالکوٹ
منجانب مرحومہ اہلیہ ممتاز بیگم صاحبہ ۱۵۰/-/-

(۴) مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور منجانب مرحوم والد حضرت شیخ مشتاق احمد صاحب رضی اللہ عنہ ۱۵۰/-/-

(۵) " " منجانب شیخ محمد محسن صاحب مرحوم لائلپور ۱۵۰/-/-

(۶) مکرمہ طاہرہ نسیم صاحبہ اہلیہ مکرم کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب لاہور
منجانب مرحوم خسر شیخ فیض محمد صاحب ۱۵۰/-/-

(۷) مکرم بابو محمد اکبر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ انارکلی لاہور
منجانب مرحومہ والدہ نواب بی بی صاحبہ ۱۵۰/-/-

(۸) مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ شادمان ٹاؤن لاہور
منجانب مرحومہ والدہ جنت بی بی صاحبہ ۱۵۰/-/-

(۹) مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ ۲۳ ریلوے روڈ لاہور منجانب مرحوم والد حاجی سراج الدین صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر ۱۵۰/-/-

(۱۰) مکرم سردار غلام حیدر صاحب وائینڈ ضلع لاہور منجانب اہلیہ صاحبہ مرحومہ ۱۵۰/-/-

(۱۱) مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ دارالذیلہ کا ضلع سیالکوٹ
منجانب مرحوم والد حضرت چوہدری عبداللہ خانصاحب رضی اللہ عنہ ۱۵۰/-/-

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مبلغین مشرقی افریقہ کی تقاریر

الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام مولوی غلام باری صاحب سیف کی زیر صدارت مورخہ ۲/۲۱ بروز اتوار ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب اور حکیم محمد ابراہیم صاحب نے تقاریر کیں ہر دو حضرات مشرقی افریقہ میں ایک عرصہ تک فریضہ تبلیغ سر انجام دے چکے ہیں۔ انہوں نے دوران تقاریر میں وہ مشکلات بیان کیں جن سے تبلیغ کے سلسلہ میں انہیں دو چار ہونا پڑا۔ اور ان کامیابیوں کا بھی ذکر کیا جو انتھک کوششوں اور مسلسل قربانیوں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے انہیں حاصل ہوئیں۔

اعانت الفضل

مکرم این۔ اے نسیم صاحب ولد ایم۔ اے ناصر صاحب۔ آئی۔ او۔ ڈبلیو ریلوے کیمبل پور راولپنڈی میں ریفریجریٹر اور الیکٹرک کی دکان کھلوا رہے ہیں۔ اس خوشی میں مبلغ ۵/- روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا کاروبار ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

(مینیجر الفضل)

"نفع اندوزی کرنیوالے سماج دشمنوں کو معاف نہیں کیا جائے گا"

تاجروں کو وزیر خوراک وزراعت جنرل اعظم خاں کا انتباہ

لاہور ۲۲ فروری:- وزیر خوراک وزراعت لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان نے اعلان کیا ہے۔ کہ جن تاجروں نے قومی مفاد کو پس پشت ڈال کر نفع اندوزی جاری رکھی ان سے بڑی سختی کی جائے گی۔ اور اگر انہوں نے اپنی سماج دشمن سرگرمیاں بند نہ کیں۔ تو عوام کے مفادات کی حفاظت کے لئے حکومت مناسب اقدامات کرے گی

وزیر خوراک وزراعت کل اچانک اکبری منڈی پہنچ گئے۔ جہاں آپ نے تاجروں سے مختلف اشیائے خوردنی کے نرخ دریافت کئے آپ نے تاجروں کو تلقین کی کہ وہ اشیاء کے معقول اور منصفانہ نرخ وصول کریں۔ تاکہ عوام کو پریشانی نہ ہو۔ آپ نے کہا کہ گندم کا کنٹرول ختم ہونے پر حکومت اناج کے آزادانہ کاروبار کی اجازت دیگی۔ تاکہ نرخوں میں اضافہ کے رجحان کی روک تھام ہوسکے۔ آپ نے تاجروں سے یہ توقع ظاہر کی کہ وہ نفع اندوزی سے کام نہیں لیں گے۔ آپ نے کہا کہ جن تاجروں نے قومی مفاد کو قربان کرکے نفع اندوزی کو کاروبار کا اصول بنائے رکھا۔ ان سے پوری سختی کی جائے گی۔ آپ نے تاجروں سے کہا۔ "یہ آپ کا قومی فرض ہے کہ اناج کی تجارت میں نرخوں کی منصفانہ سطح برقرار رکھیں۔ اور اس طرح قومی خدمت کا حق ادا کریں۔"

جنرل اعظم خان نے کہا کہ اناج کی منڈیاں سٹاک ایکسچینج کی بنیاد پر چلانی نہیں چاہئیں۔ آپ نے تاجروں کو بتایا کہ حکومت ملک کو جلد از جلد اناج کے معاملے میں خود کفیل بنا دینا چاہتی ہے وہ اناج کے نرخوں کی سطح کو بھی مستحکم بنانے کی خواہاں ہے۔ جنرل اعظم خان نے کہا جب گندم کی آزادانہ تجارت شروع ہوگی۔ تو غذائی قلت والے علاقوں کی ہنگامی ضروریات پوری کرنے کے لئے گندم کا کافی سٹاک محفوظ رکھا جائیگا۔ آپ نے کہا "جن تاجروں نے اناج کی ذخیرہ اندوزی شروع کر رکھی ہے۔ انہیں یہ قوم دشمن سرگرمیاں ترک کر دینی چاہئیں۔ ورنہ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔"

جنرل اعظم خان ۲۳ فروری کی صبح کو جڑانوالہ پہنچ کر مختلف محکموں کے افسروں سے خطاب کریں گے اور دس بجے لائلپور روانہ ہو جائیں گے وہاں سرکٹ ہاؤس میں حکام کے اجلاس سے خطاب کے بعد جنرل اعظم خاں زرعاتی کالج دیکھیں گے۔ اور شام کو لاہور واپس پہنچ جائیں گے ۲۴ فروری کی صبح کو وہ شیخوپورہ اور سرگودھا جائیں گے۔ اور شام کو لاہور پہنچ جائیں گے۔

کی زرعی ترقی کی رفتار کے بارے میں تبادلۂ خیالات کر رہے تھے۔ اس بات چیت میں زراعتی ترقی سیم اور تھور کے سدباب اور اسی قسم کے دوسرے ضروری مسائل بھی زیر غور آئے۔ وزیر خوراک نے کہا۔ غلّے کی آزادانہ تجارت کی اجازت اس لئے دی جارہی ہے۔ کہ نرخ معقول حد کے اندر رہیں۔

صحت کے عالمی ادارے کی طرف سے پاکستان کی امداد

کراچی ۲۲ فروری پاکستان میں عالمی صحت کے ادارے کے پروگرام میں توسیع ہونے والی ہے۔ کیونکہ ادارے کی طرف سے پاکستان کو ٹیکنیکل ماہروں کے علاوہ ملیریا کے سدباب نیز تپدق اور کوڑھ پر قابو پانے کے سلسلے میں ضروری سازوسامان دیا جانے والا ہے۔

کل اس کا انکشاف صحت کے عالمی ادارے کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ایم۔ جی کنڈاؤ نے پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل اور وزارت صحت کے دوسرے افسروں سے بات چیت کرتے ہوئے کیا آپ نے کہا صحت کا عالمی ادارہ پاکستان کو ملیریا پر قابو پانے میں مدد دینے کا متمنی ہے۔ آپ ہماری مدد پر بھروسہ کرسکتے ہیں۔ ہم آپ کو زیادہ سے زیادہ امداد دینے کی کوشش کریں گے صحت کے عالمی ادارے کے افسروں کی ایک جماعت اس وقت لاہور میں ہے۔ ڈاکٹر کنڈاؤ اس جماعت سے ملیریا کے بارے میں مشورہ کرنے کے بعد حکومت پاکستان کے محکمہ صحت کے افسروں سے مزید تبادلۂ خیالات کریں گے ڈاکٹر کنڈاؤ نے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ اگر سارے پاکستان میں ملیریا کے خلاف جدوجہد شروع نہیں کی جاسکتی۔ . . . .

آپ نے کہا پاکستان کا شمار ان ملکوں میں ہوتا ہے جن میں ملیریا بڑی تباہی مچاتا ہے۔ اور صحت کے عالمی ادارے پر بھی اس کی کچھ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ڈاکٹر کنڈاؤ نے یہ بتانے سے انکار کر دیا کہ صحت کا عالمی ادارہ خاندانی منصوبہ بندی میں بھی پاکستان کی امداد کریگا۔ یا نہیں۔ آپ نے کہا بنیادی طور پر یہ صحت کا پروگرام نہیں۔ اور ۱۹۵۲ء میں صحت کی عالمی اسمبلی نے اس پروگرام میں شامل ہونے سے انکار کر دیا تھا۔

الجزائر میں زلزلہ سے چالیس ہلاک

الجزائر ۲۲ فروری:- الجزائر میں کل ملوزہ کے قریب زلزلے کا شدید جھٹکا محسوس کیا گیا۔ غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق تقریباً چالیس اشخاص ہلاک اور ایک سو افراد مجروح ہوگئے۔ زخمیوں کی امداد کے لئے مختلف پارٹیاں ہیلی کوپٹروں کے ذریعہ موقعہ پر پہنچ گئی ہیں۔ بعد کی اطلاع کے مطابق زلزلے کے جھٹکے کئی اور علاقوں میں بھی محسوس کئے گئے ہیں نقصانات کے بارے میں ابھی کوئی سرکاری اعلان جاری نہیں ہوا۔

پاکستان اگلے سال تک خود کفیل ہو جائیگا

لاہور ۲۳ فروری لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان وزیر خوراک وزراعت نے کہا ہے۔ کہ حکومت گندم کا کنٹرول ختم کرنے سے پہلے ملک میں غلّے کا اچھا خاصہ ذخیرہ کرنے کے لئے مناسب قدم اٹھائے گی وزیر خوراک کل امریکی بینکروں کے وفد سے ملک

ٹریکٹ

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے تین عدد ٹریکٹ "عید کی قربانیاں" اور "خاندانی منصوبہ بندی" اور "معجزات حضرت مسیح موعود علیہ السلام" شائع ہوئے ہیں۔ ان کی قیمت ۲ر فی ٹریکٹ مقرر ہے۔ اس سے قبل بھی اخبار الفضل میں اعلان ہو چکا ہے۔ فی سیکڑہ ۱۰ روپے ہے۔ محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

اعلان نکاح

مکرم چوہدری منظور احمد ولد چوہدری فضل احمد چک نمبر ۶۵۰ گ۔ ب تحصیل جڑانوالہ کا نکاح مسماۃ سلمہ بیگم صاحبہ دختر چوہدری شریف احمد باجوہ ساکن چک ۸۸ ر۔ب تحصیل لائلپور کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپیہ مہر پر مولوی جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۵/۱ کو مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے درخواست ہے۔ کہ وہ اللہ تعالے سے اس نکاح کے مبارک ہونے کی دعا کریں۔ اور یہ بھی دعا فرمادیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک ہو۔ اور دین و دنیا کے لئے فلاح کا موجب ہو۔

(غلام احمد ولد چوہدری فضل احمد چک نمبر ۶۵۰ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور)

دعوت ولیمہ

عزیز رشید جاوید مرزا کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے چند سال قبل عزیزی شمیم بیگم صاحبہ بنت میاں عزیز اللہ صاحب ہیڈ کلرک بورسٹل جیل لاہور سے پڑھا تھا دعوت ولیمہ ۱۹ فروری ۶۰ء کو بعد از نماز مغرب مکرم میاں عبد الرحیم صاحب وکیل التعلیم کے دولت کدہ پر انجام پائی جس میں عزیز و اقارب کے علاوہ مقامی احباب اور بزرگان نے بھی شرکت فرمائی۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے دعا فرمائی بزرگان سلسلہ اور احباب جانبین کے لئے اس تقریب کے مبارک اور بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار مرزا مہتاب بیگ گولبازار ربوہ)

اشتمال اراضی کا کام اگلے مہینے شروع ہو جائے گا

صدر ایوب ہفتہ عشرہ میں نئے قانون کی منظوری دے دیں گے

لاہور ۲۳ فروری - معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے حال ہی میں منظور کردہ اشتمال اراضی کی سکیم میں اہم ترمیم کی ہے جس کے مطابق اس سکیم کی تکمیل بیس سال کی بجائے پانچ سات سال میں ہو گی صوبائی گورنر مسٹر اختر حسین نے اس ترمیم شدہ سکیم کی قطعی منظوری چند دن قبل دی ہے

امید کی جاتی ہے کہ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اشتمال اراضی کے نئے قانون کی منظوری ہفتہ عشرہ میں دے دیں گے۔ مارچ سنہ ۶۰ء میں صوبہ کے بیشتر اضلاع میں اشتمال اراضی کا کام وسیع پیمانہ پر شروع ہو جائے گا۔

اس کام پر خرچ کا تخمینہ تقریباً نو کروڑ روپیہ ہے جس میں نصف خرچ مرکزی حکومت برداشت کرے گی اور ممکن ہے کہ امریکہ کا ادارہ بین الاقوامی تعاون بھی اس سلسلہ میں مالی امداد دے کیونکہ خوراک و زراعت کی بین الاقوامی تنظیم فوڈ اینڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن کے ماہر میلکم ڈارلنگ اور بعض دوسرے غیر ممالک ماہرین اس امر سے متفق ہیں کہ مغربی پاکستان میں اناج کی پیداوار میں اضافہ کرنے دیہی آبادی کا معیار زندگی بلند کرنے چھوٹے مالکان اراضی کو غیر ضروری مقدمہ بازی اور دوسری پریشانیوں سے بچانے کے لئے اشتمال اراضی کا کام بلا تاخیر مکمل ہونا چاہیئے۔ اس کے علاوہ زرعی اصلاحات کے مقصد کی فوری تکمیل چھوٹے مالکان اراضی سے منتشر رقبوں کو یکجا کئے بغیر ممکن نہیں ہو گی۔

صوبائی حکومت نے اس مقصد کے لئے چند ماہ قبل ایک بیس سالہ سکیم منظور کی تھی جس پر سالانہ خرچ ۸۰ لاکھ روپے ہونا تھا مگر اب کام کی بے پناہ اہمیت کے پیش نظر سکیم کی میعاد میں بہت کمی کر دی گئی ہے۔

صدر مملکت اس کام میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔ اس لئے یقین کیا جاتا ہے کہ اس کی تکمیل پانچ سال سے لے کر سات سال کے عرصہ تک ہو جائے گی۔ صوبائی بورڈ آف ریونیو کے رکن پیر احسن الدین کی زیر نگرانی ایک نیا محکمہ قائم کیا جا رہا ہے۔ سارے صوبہ میں اس کام کے انچارج ڈائریکٹر اشتمال اراضی ہوں گے اور ہر ضلع میں ایک خاص پی سی ایس افسر کا تقرر ہو گا۔ جن کے ماتحت بہت سے پٹواری قانون گو۔ نائب تحصیلدار اور تحصیلدار ہوں گے اس سارے عملہ کو ترمیم شدہ سکیم کے ماتحت یہ ہدایت کی جائے گی کہ جن علاقوں میں اشتمال اراضی کے بعض مراحل (مثلاً کلہ بندی وغیرہ) طے ہو چکے ہیں انہیں دوبارہ طے نہ کیا جائے بلکہ بقیہ کام جلدی ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس کے علاوہ اگر کسی گاؤں کے لوگ از خود اشتمال کی تجاویز پیش کریں تو انہیں حتی الامکان منظور کیا جائے کیونکہ اس طرح کام بھی جلدی ہو گا اور کسی کو شکایت بھی نہیں ہو گی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ گذشتہ کئی سالوں سے پشاور مردان ہزارہ۔ کوہاٹ۔ لاہور شیخوپورہ گوجرانوالہ۔ سرگودھا۔ منٹگمری اور سیالکوٹ کے اضلاع میں اشتمال اراضی کا کام محکمہ امداد باہمی کی وساطت سے ہو رہا ہے اور گجرات جہلم میانوالی اٹک۔ مظفر گڑھ جھنگ اور ڈیرہ غازی خان میں محکمہ مال کا خاص عملہ یہ کام سرانجام دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ مگر ان دونوں محکموں کا عملہ بہت مختصر ہے۔ اس لئے کام کی رفتار بے حد سست ہے۔ نئی سکیم کے نفاذ کے بعد یہ خاص عملہ نئے محکمہ میں مدغم کر دیا جائے گا۔

سابق پنجاب کے ان اضلاع میں اب تک کل ۲۱۵۳۴۱۷ ایکڑ رقبہ کا اشتمال ہوا۔ اور ابھی پورے صوبہ میں ۲۷۰۹۲۶۷ ایکڑ رقبہ کا اشتمال باقی ہے۔ سابق پنجاب کا کل رقبہ ۳۷۱۸۳۰۶۹ ایکڑ ہے۔ جس میں سے ۴۱۷۱۰۰۲ ایکڑ جنگلات اور ۶۹۳۵۶۱۱ ایکڑ غیر ممکن رقبہ ہے۔

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

شادی کی دو تقاریب

ربوہ۔ مورخہ ۱۹ ر فروری ۱۹۶۰ء بروز جمعۃ المبارک محترم مرزا غالب بیگ صاحب محلہ دارالصدر شرقی ربوہ نے اپنے لڑکے محمد اختر بیگ صاحب کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں ربوہ کے متعدد دوست شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر ان کی بیٹی مبارکہ بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی۔ جن کا نکاح مکرم مولانا جلال الدین صاحب نے ۱۴ر اپریل ۱۹۵۸ء کو مسجد مبارک ربوہ میں مرزا مقصود احمد صاحب ابن مکرم مرزا محمد یعقوب بیگ صاحب آف بنی سرروڈ کے ہمراہ پڑھا تھا۔ ان ہر دو تقاریب کے اختتام پر مکرم سید عبد الرزاق شاہ صاحب نے دعا کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو رشتوں کو جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

مجالس انصار اللہ سندھ کیلئے

ضروری اعلان

محترم جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل الزراعت تحریک جدید جو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے قائد اصلاح و ارشاد بھی ہیں ان دنوں تحریک جدید کی طرف سے سندھ تشریف لے گئے ہیں۔ صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ارشاد کے مطابق جس جس مجلس میں محترم چوہدری صاحب کو جانے کا اتفاق ہوا وہاں وہ انصار اللہ کے کام کا بھی جائزہ لیں گے اسلئے تمام مجالس مطلع رہیں۔

(برائے قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

(۱) عزیزم شیخ نور احمد منیر سابق مبلغ بیروت حال ربوہ کا چھوٹا لڑکا عزیز مظفر احمد ایک سال سے پیشاب کی تکلیف میں مبتلا ہے چونکہ ایکسرے کے ذریعے مثانہ میں پتھری کا پتہ لگا تھا۔ اسلئے ۱۹ ر فروری ۱۹۶۰ء کو میو ہسپتال لاہور میں اس کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنے فضل و کرم سے صحتیاب فرمائے اور وہ بخیر و عافیت ربوہ واپس لائے۔ آمین اللہم آمین

(شیخ محمد دین ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

(۲) میرے والد صاحب چوہدری میاں خان صاحب گذشتہ چار روز سے احمد نگر میں بعارضہ ملیریا بیمار ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے استدعا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد از جلد ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما دے۔

(منصور احمد ظفر ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴